جنوری 2024

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا ماہوار رسالہ

روحانی انقلاب - نماز

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور
جُھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔

(۲:۴۳)

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر

اگر آپ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے رسالہ النداء میں کوئی مضمون یا اپنی کوئی نظم بھجوانا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل ای میل پر ہم سے رابطہ کریں۔

ISHAAT@KHUDDAM.CA

مجلة النداء
الصلوة

قال اللہ

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ

تُو کتاب میں سے، جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے، پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

العنکبوت: 46

قال الرسول ﷺ

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ، هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَىُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ "الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا". قَالَ ثُمَّ أَىُّ قَالَ "ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ". قَالَ ثُمَّ أَىُّ قَالَ "الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ". قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، انھوں نے کہا کہ مجھے ولید بن عیزار کوفی نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوعمرو شیبانی سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے اس گھر کے مالک سے سنا، (آپ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے گھر کی طرف اشارہ کر رہے تھے) انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا، اس کے بعد، فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں اور سوالات کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور زیادہ بھی بتلاتے۔ (لیکن میں نے بطور ادب خاموشی اختیار کی)۔

صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فَضْلِ الصَّلاَةِ لِوَقْتِهَا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

کلام الامام امام الکلام

اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہوجاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسویٰ اللہ سے اُسے انقطاعِ تام ہوجاتا ہے۔ اُس وقت خداتعالیٰ کی محبت اُس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دوجوشوں سے جو اُوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اورنیچے کی طرف عبودیت کا جوش ہوتا ہے۔ ایک خاص کیفیت پیداہوتی ہے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیئات کو بھسم کرجاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے۔ جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہرقسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خاروخس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں، آگاہ کرکے بچاتی ہے اور یہی وُہ حالت ہے جب کہ اِنَّ الصّٰلوٰةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:46) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں، نہیں اُس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہواہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلل ، کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کاخیال اُسے کیونکر آسکتا ہے اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اُٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض اسے ایسی لذت ، ایسا سُرور حاصل ہوتا ہے کہ مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اُسے کیونکر بیان کروں۔

ملفوظات جلد 1 صفحہ 145-144

نمازوں کو قائم رکھنا ایک احمدی کی شناخت ہے

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا کہ نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہو گا اور اس کی پرورش کرنی ہو گی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔ اگر ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں یہ بدیاں بھی پھر نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور انہیں مضبوط جڑوں پر قائم کر دیں کہ پھر یہ شجر سایہ دار بن کر، ایسا درخت بن کر جو سایہ دار بھی ہو اور پھل پھول بھی دیتا ہو، ہر برائی سے ہماری حفاظت کرے۔ پس پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہو گی۔ پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔

پس ہر احمدی خود اپنے جائزے لے، اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا ہم اپنی اس شناخت کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح پہچانے جاتے ہیں کہ عابد بھی ہیں اور اعلیٰ اخلاق بھی اپنے اندر رکھے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ جائزے جو ہم لیں گے تو یہ جائزے یقیناً ہمارے تزکیہ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے۔... پس اس بات کو ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ نمازیں روحانی حالت کے سنوارنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہیں جس کے بغیر انسان کا مقصد پیدائش پورا نہیں ہوتا۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرے کیونکہ ایک مومن پر ان کا وقت پر ادا کرنا بھی فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَاباً مَّوْقُوْتًا (النساء:104) کہ یقینا نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

خطبہ جمعہ 15؍ فروری 2008ء

" یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہیں دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔

ملفوظات جلد 5 صفحہ 37

پیغام

صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرے پیارے خدام بھائیو،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

خاکسار بڑی خوشی سے یہ خاص پیغام آپ سب کو رسالہ النداء کے ذریعہ ارسال کر رہا ہے۔ یہ پیغام ایک اہم ترین موضوع پر مبنی ہے۔ گو رسالہ النداء کا موضوع اس مہینہ نماز پہ ہے، لیکن خاکسار آپ سب کو خدام الاحمدیہ کینیڈا کی اس سال کی تھیم کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے، جو کہ حقوق العباد ہے، یعنی انسانیت اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کو بجا لانا۔

جس طرح قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ ہمیں اُس کی عبادت کا حکم دیتا ہے، اسی طرح انسانیت کی خدمت اور حقوق پورا کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے بھی کہہ دیا تھا کہ اگر کوئی میرے (یعنی خدا کے) حقوق پورا نہیں کرے گا، تو نرمی کی گنجائش ہے، لیکن اگر کوئی انسانیت اور مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرتا، تو پھر اس کے ساتھ سختی کی جائے گی۔

لہٰذا یہ ہماری اوّلین ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ہے، خاص کر ہم احمدی مسلمان خدام کی کہ ہم ایک دوسرے کے حق ادا کریں، نہ صرف افرادِ جماعت کے بلکہ دوسروں کے بھی۔

لیکن اوّلاً یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف مائل کیوں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡہَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالۡکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَالسَّآئِلِیۡنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ

”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ بلکہ نیکی اسی کی ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر۔“

(سورۃ البقرہ، اٰیت 178)

خاکسار اس آیت کے اُس حصہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم معاشرہ کے مختلف طبقات کی مدد اپنے مال کے ذریعہ کرتے ہیں، اور یہ مدد اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر کرتے ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرتے تو ہم پھر اس کی مخلوق کے بھی خدمت گزار نہیں بن سکتے۔ جب اللہ تعالیٰ کی محبت ہو تو وہ ہمیں کسی بھی کام کو کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے، خواہ وہ ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہی کیوں نہ ہے۔

اس سے پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم مخلوق، یعنی انسانیت کے حقوق کس طرح پورے کر سکتے ہیں؟

قرآن کریم میں مومنین کے لیے بہت ساری ہدایات پائی جاتی ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حقوق کس طرح پورے کرنے ہیں۔ بڑی وضاحت سے اللہ تعالیٰ نے معاشرے کے ہر طبقے کے حقوق بیان کیا ہے خواہ وہ عزیز و اقارب ہوں یا دوست ہوں یا عوام الناس ہو اور یا معاشرے کے کمزور طبقے ہوں۔ ان سب کے متعلق اللہ تعالیٰ نے معین طور پر ہدایات دی ہیں۔ اس میں یتامہ، غرباء اور مسافر بھی شامل ہیں۔ اور یہ سب بھی قرآن کریم کی کل وسعت میں سے چند ہدایات ہیں۔ اس پیغام میں خاکسار ان طبقات میں سے بعضوں کے حقوق بیان کرنا چاہتا ہے۔ ان حقوق کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔

والدین

ہماری زندگیوں میں جو لوگ ہمارے پیار اور حسن سلوک کے سب سے زیادہ حقدار ہیں، وہ ہمارے والدین ہیں۔ بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں تاکیدی حکم دیا ہے کہ ہم اپنے والدین سے حسم سلوک کریں۔ چناچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡہَرۡہُمَا وَقُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا

”اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کردیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔“ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت 24)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

”توحید پر یقین رکھنے کا حکم دینے کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف ہی توجہ دلاتے ہیں۔ وہ طبعی قانون کا ایک ایسا ظہور ہیں جو قانون شریعت کی طرف لے جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مبدی (پیدا کرنے والی ذات) پر دلالت کرتے ہیں۔۔۔پس توحید کے حکم کے بعد والدین کے متعلق احسان کا حکم دیا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا انسان بدلہ نہیں دے سکتا۔ اس لیے خدا تعالیٰ کے ذکر میں یہ بیان کیا کہ احسان تو تم کر نہیں سکتے۔ پس ظلم سے تو بچو۔ لیکن والدین کے احسان کا بدلہ دیا جا سکتا ہے۔ اس لیے ان کے بارے میں مثبت حکم دیا۔“

(تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 324)

اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ والدین کے سامنے اُفّ تک نہیں کہنا۔ اس کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”اُفّ کلمۂ ضجر ہے یعنی ناپسندیدگی کا کلام۔ یعنی یہ کہنا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں اور (نھر) ناپسندیدگی کو عملی جامہ پہنانے کو کہتے ہیں۔ یعنی نہ منہ سے نہ عمل سے ان کو کھ دو۔

اسلام نے والدین کی خدمت کے لئے خاص ہدایات دیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے: جس شخص کو اپنے والدین میں سے کسی کی خدمت کا موقعہ ملے اور پھر بھی اس کے گناہ نہ معاف کئے جائیں تو خدا اس پر لعنت کرے مطلب یہ کہ نیکی کا ایسا اعلیٰ موقعہ ملنے پر بھی اگر وہ خدا کا فضل حاصل نہیں کر سکا۔ تو جنت تک پہنچنے کے لئے ایسے شخص کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔“

(تفسیر کبیر، جلد 6، سفحہ 325)

عزیز و اقارب اور دیگر رشتہ دار

والدین کے بعد ہمارے حسن سلوک کے زیادہ حقدار ہمارے دوسرے گھر والے اور قریبی رشتہ دار ہیں۔ ان میں ہماری بیوی، بچے، بہن بھائی اور قریبی رشتہ دار شامل ہیں۔ بیویوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَجَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّرَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ

"اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو

غوروفکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔" (سورۃ الروم، آیت 22)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات سکھائی ہے کہ اگر ہم اپنی بیویوں کو پیار اور محبت سے رکھیں گے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمیں بھی ان میں راحت ملے گی۔ اسلام میں بیویوں سے حسن سلوک کی تعلیم پر بہت زور دیا گیا ہے۔ بلکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے قریب تھے، تو ان امور میں جن کے متعلق آپ نے تاکیدی ہدایات فرمائیں ان امور میں بیویوں سے حسن سلوک کی بھی تعلیم تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر بہت زور دیا۔ پھر سورہ بقرہ کی آیت 234 میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے یہ بات واضح کر دی ہے کہ وہ اپنی عورتوں کی ضروریات پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں، یعنی انہیں کھانا پینا مہیا کرنا، کپڑے مہیا کرنے، اور ان کو رہنے کی جگہ مہیا کرنی۔ یہ سب ان کے حق ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھے گا۔ اس کے علاوہ قران کریم نے اور بہت سے حقوق بھی بیان کیے ہیں۔

پھر بچوں کے متعلق سورۃ الفرقان میں ایک دعا ہے جس سے ہم سب واقف ہوں گے۔

”اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔“

(سورۃ الفرقان، آیت 75)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”اگر مسلمان اپنے دور حکومت میں ان بلند اخلاق کے حامل رہتے جن کا اس صورت میں ذکر کیا گیا ہے اور وہ رات اور دن اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کرتے رہتے کہ خدایا ہمیں ایسی اولاد عطا فرما جو ہماری آنکھوں کے لیے ٹھنڈک کا موجب ہو۔ اور وہ اپنی آئندہ نسلوں کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہوتے تو وہ نالائق بادشاہ امت محمدیہ میں کیوں پیدا ہوتے جنھوں نے تخت اور تاج کو اپنی عیاشیوں کی نذر کر دیا۔ یہ تنزل مسلمانوں پر اس لیے آیا کہ وہ عباد الرحمن کے فرائض بھولتے چلے گئے ۔ اگر آئندہ کے لیے ہی مسلمان عبرت حاصل کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں کہ وہ ان کی زندگی میں بھی اور ان کی موت کے بعد بھی ان کی نسلوں کو نیکی پر قائم رکھے اور ہمیشہ ان کا وجود ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنے تو اب بھی وہ اپنی کھوئی ہوئی متاع کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔“

(تفسیر کبیر، جلد 9، صفحہ 230 تا 321)

پس، بحیثیت والد ہونے کے ہم پر ایک بہت بھاری ذمہ داری ، یعنی ہمارے بچوں کی تربیت ۔ یہ ہمارے بچوں کا بہت بڑا حق ہے جس کے متعلق ہمیں پوچھا جائے گا۔

اس کے بعد ہمارے بہن بھائی اور دیگر رشتہ دار ہیں جن کے حق ہم نے پورے کرنے ہوتے ہیں۔ لہٰذا سورۃ النساء کی آیت 37 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

” والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کا ذکر کیا ہے، لیکن قریبی رشتہ داروں کا دو مرتبہ ذکر کیا ہے۔ ایک مرتبہ عمومی طور پر، اور دوسری مرتبہ بحیثیت ایک ہمسائے کے۔ پس ہمیں اپنے بہن بھائیوں اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ ان کا بھی ہم پر حق ہے۔

غرباء و مساکین

بہت سارے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ غرباء اور وہ لوگ جو بے یار و مددگار ہیں ان کی مدد کرو۔ ان لوگوں کے لئے مساکین کا لفظ استعمال ہوا ہے اور یہ قرآنِ کریم کے بیشتر حصوں میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ سورۃ البقرہ کی آیت 178 میں والدین اور رشتہ داروں کے ذکر کے بعد مساکین کو رکھا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”تیسرے نمبر پر مساکین کو رکھا جن کے پاس اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مال بھی نہیں ہوتا۔ اور وہ لوگوں کے سامنے دست سوال بھی دراز نہیں کرتے۔۔۔ وہ غربت کے باوجود اپنے اندر اخلاق بلندی رکھتے ہیں اور اپنے وقار کو قائم رکھنے کے لیے دوسروں سے مانگنے کی ذلت برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔“
بس ہمیں صرف ان لوگوں کی مدد نہیں کرنی چاہیے جو ہماری مدد تلاش کرتے ہیں بلکہ ان لوگوں کی طرف بھی دیکھنا چاہیے جو سوال کرنے سے بچتے ہیں صرف اس وجہ سے کہ ان کے وقار قائم رہیں۔

مسافر

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی حکم دیا ہے کہ ہم مسافروں کی ضروریات کو پورا کریں۔ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”چوتھے نمبر پر مسافر کو رکھا۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے غربت کی شرط نہیں لگائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں غریب مسافروں کی امداد کرنا ضروری ہوتا ہے وہاں اگر کسی آسودہ حال مسافر کی مدد کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ مالدار تو ہو مگر راستے میں اس کا مال ضائع ہو گیا ہو۔“

یتامہ

دوسرے مذاہب کی نسبت اسلام میں یتامہ کی حفاظت اور نگہداشت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ بلکہ تمام قرآنی آیات جو اب تک بیان کی گئی ہیں ان میں یتامہ کا بھی ذکر ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یتامہ کی پرورش، ان کی مال کی حفاظت جو ان کے والدین نے ان کے لیے چھوڑا ہے، اور اس مال کا ان کو واپس کرنا جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں، ان سب باتوں کا حکم دیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یتیم کو زندگی دیتا ہے وہ آخرت میں میرے سے اتنا قریب ہو گا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں اٹھا کر دکھایا کہ دو انگلیوں کے درمیان کے فاصلے کے برابر وہ شخص آپ کے قریب ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ایک بات سے یتامہ کی پرورش کی اہمیت کا خوب اندازہ ہو جاتا ہے۔
یہ تمام بیان کردہ باتیں جو ہیں قرآن کریم کی وسیع تعلیمات میں سے چند قطرے ہیں۔ انسانیت میں سے ہمارے ہمسائے، معاشرے میں ہماری بہنیں اور بھائی، جانور اور دیگر جاندار، یہ سب شامل ہیں۔ اسلام ان سب کی دیکھ بھال اور ان کے حقوق کا ذکر کرتا ہے۔ اور ان حقوق کو پورا کرنے کی برکات تصور سے باہر ہیں۔

جو آیت شروع میں آپ کے سامنے رکھی گئی اس میں ان حقوق کے پورا کرنے کی برکات کا بھی ذکر ملتا ہے۔ یعنی ان حقوق کو پورا کرنے کے نتیجے میں ہمیں حقیقی نیکی اور حقیقی تقویٰ حاصل ہو گا۔ اگر ہم اپنی تمام زندگیاں دعا، عبادت، اور قربانیوں میں صرف کر دیں، لیکن ہم حقوق العباد کی طرف توجہ نہ کریں، تو ہماری تمام عبادات، دعائیں، اور نیکیاں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیکار ہیں۔
پس اس سال، ہم سب حقوق العباد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ خاکسار کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُس کی مخلوق کے خدمت گزار بنائے اور ہمیں انسانیت اور مخلوق کے حقوق کو ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام،

خاکسار

طاہر احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا

از نعمان احمد ،طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا

نماز کی اہمیت

منکر و فحشا سے انساں کو بچاتی ہے نماز
رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ھے نماز

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں افادیتِ نماز کے متعلق فرماتا ہے کہ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ(العنکبوت:46) یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ نماز دین اسلام کا ایک نہایت اہم رکن ہے جو کہ ہر عاقل مسلمان مرد و عورت پر بلا تمیز وقت پر ادا کرنا فرض ہے ۔قرآن و حدیث میں نماز کو بروقت اور باجماعت ادا کرنے کی بہت زیادہ تلقین کی گئی ہے۔ ۔ چنانچہ قرآن کریم میں نماز قائم کرنے والوں کو اللہ نے عظیم الشان بشارت سے نوازا ہے۔ ان کیلئے بڑے بڑے انعامات کا وعدہ ہے اور اس میں سستی اختیار کرنے والوں کیلئے اللہ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ نماز متقیوں کی نشانی ہے کیونکہ نماز سے اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری اور اس کے احکام کی بجاآوری کی توفیق ملتی ہے ۔ یہ بات قابل غور ہے کہ نماز خدا کو یاد کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ قیام نماز سے حسنات کی توفیق ملتی ہے اور بالآخر حسنات سیئات کو دور کر دیتی ہے۔ جہاں قرآن کریم میں بار بار اس کی تاکید کی گئی ہے وہیں احادیث مبارکہ میں بھی اس امر کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے ۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبینَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم کتاب الایمان) یعنی نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے نزدیک کرتا ہے۔ غرض نماز ایک ایسا لباس ہے جو انسان کو نہ صرف بےحیائی اور فحاشت سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ مومن اور کافر میں فرق کرنے والا میزان بھی نماز ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سردی کے زمانے میں آبادی سے باہر تشریف لے گئے ۔ اس وقت درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو اور زیادہ پتے جھڑنے لگے۔ وہاں آپ ﷺ کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا یقین جانو بندہ اللہ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے چھوٹے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑتے ہیں۔(مسند احمد بن حنبل)

اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر نماز کو دن میں پانچ مرتبہ فرض کر کے ان سے تمام قسم کی میل کو دور کرنے کا ذریعہ دیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نماز کو متقیوں کی نشانی کہا گیا ہے کیونکہ یہ انسان کو گناہوں سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔ یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو کہ انسان سے ہر قسم کی ناپاکیوں اور گندگیوں کو دور کرتا ہے جس سے بالآخر انسان کو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے فعل اور قول سے نماز کی اہمیت و فرضیت کو کھول کر واضح کر دیا۔

جب تم نمازوں میں باقاعدگی اختیار کر لو گے۔ جب تم دین کی خدمت کے لئے رات دن مشغول رہو گے۔ تب جان لینا کہ اب تمہارا قدم ایسے مقام پر ہے جس کے بعد کوئی گمراہی نہیں۔۔۔۔
(مشعل راہ جلد اول، صفحہ 31)

آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ نماز قائم کرنے والے اللہ کے گھر یعنی مسجد کو آباد کرتے ہیں اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ نماز کھڑی کر دی جائے، پھر میں کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں ،اور اپنے ساتھ چند لوگوں کو لے جاؤں جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں،اور نماز میں حاضر نہ ہونے والے لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

(بخاری، مسلم)

نماز کی ادائیگی اور اس کی اہمیت اور فضیلت اس قدر اہم ہے کہ سفر و حضر اور میدان جنگ اور بیماری میں بھی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی و معہودؑ، بانی جماعت احمدیہ نے بھی جماعت احمدیہ کو نماز کے متعلق نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ: ”نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی ۔آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں، اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو“۔ (ملفوظات جلد1، صفحہ172، ایڈیشن 1988ء)

نماز کی اہمیت شرائط بیعت کی تیسری شرط سے خوب واضح ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سب سے پہلے اس بنیادی رکن کو لیتے ہوئے فرمایا ہے کہ میری بیعت میں آنے والے یہ عہد کریں کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہر احمدی پنجگانہ نماز کا خصوصی التزام کرے۔ تبھی ہم خلافت کے انعامات کے حق دار ٹھہرنے والے ہونگے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خلافت کے وعدے کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ خلافت کے انعامات ان لوگوں کے ساتھ ہی وابستہ ہیں جو نماز کے قیام کی طرف نظر رکھیں گے۔

حضرت امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ

”نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہو گا اور اس کی پرورش کرنی ہو گی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔ اگر ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں یہ بدیاں بھی پھر نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور انہیں مضبوط جڑوں پر قائم کر دیں کہ پھر یہ شجر سایہ دار بن کر، ایسا درخت بن کر جو سایہ دار بھی ہو اور پھل پھول بھی دیتا ہو، ہر برائی سے ہماری حفاظت کرے۔ پس پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہو گی۔ پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 15/ فروری 2008ء)

اللہ کرے کے ہم سب نمازوں کی اہمیت کو سمجھنے والے ہوں اور اس کی ادائیگی میں بھی ایسے ہی چاک و چوبند ہوں جیسے اپنے ذاتی کاموں میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی نماز پڑھنے کی توفیق ادا فرمائے۔ آمین

رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو

(کلام محمود)

وآخر دعوانا عن الحمدللہ رب العالمین

نمازوں کی ادائیگی کے سات درجات

تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 280 تا 282

پہلا درجہ

سب سے پہلا درجہ جس سے اتر کر اور کوئی درجہ نہیں یہ ہے کہ انسان بالالتزام پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے۔ جو مسلمان پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہے اور اُس میں کبھی ناغہ نہیں کرتا وہ ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ حاصل کرتا ہے۔

دوسرا درجہ

دوسرا درجہ نماز کا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی جائیں جب کوئی مسلمان پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے تو وہ ایمان کی دوسری سیڑھی پر قدم رکھ لیتا ہے۔

تیسرا درجہ

پھر تیسرا درجہ یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے ۔ باجماعت نماز کی ادائیگی سے انسان ایمان کی تیسری سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے۔

چوتھا درجہ

پھر چوتھا درجہ یہ ہے کہ انسان نماز کے مطالب کو سمجھ کر ادا کرے۔ جو شخص ترجمہ نہیں جانتا وہ ترجمہ سیکھ کر نماز پڑھے اور جو ترجمہ جانتا ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر نماز کو ادا کرے۔یہاں تک کہ وہ سمجھ لے کہ میں نے نماز کو کما حقہ ادا کیا ہے۔

پانچواں درجہ

پھر پانچواں درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان نماز میں پوری محویّت حاصل کرے اور جس طرح غوطہ زن سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں ۔ اسی طرح وہ بھی نماز کے اندر غوطہ مارے۔یہاں تک کہ وہ دو میں سے ایک مقام حاصل کرلے۔ یا تو یہ کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہو اور یا یہ کہ وہ اس یقین کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو کہ خدا تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔ اس مؤخر الذکر حالت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی اندھا بچہ اپنی ماں کی گود میں بیٹھا ہو۔ اپنی ماں کی گود میں بیٹھے ہوئے اُس بیٹے کو بھی تسلّی ہوتی ہے جو بینا ہو اور اپنی ماں کو دیکھ رہا ہو مگر ماں کی گود میں بیٹھے ہوئے اُس بیٹے کو بھی تسلی ہوتی ہے جو نا بینا ہو۔ اس خیال سے کہ گو وہ اپنی نابینائی کی وجہ سے ماں کو نہیں دیکھ رہا مگر اُس کی ماں اُسے دیکھ رہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت بندے کو ان دو میں سے ایک مقام ضرور حاصل ہونا چاہیے ۔ یا تو یہ کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہو اور یا یہ کہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہو کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے (بخاری کتاب الایمان باب سوَال جبریل النبیؐ عن الایمان ..)۔ یہ ایمان کا پانچواں مقام ہے اور اس مقام پر بندے کے فرائض پورے ہو جاتے ہیں ۔ مگر جس بامِ رفعت پر اُسے پہنچنا چاہیے اس پر ابھی نہیں پہنچتا۔

چھٹا درجہ

اس کے بعد چھٹا درجہ ایمان کا یہ ہے کہ نوافل پڑھے جائیں ۔ یہ نوافل پڑھنے والا گویا خدا تعالیٰ کے حضور یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں نے فرائض کو تو ادا کر دیا ہے مگر ان فرائض سے میری تسلی نہیں ہوئی اور وہ کہتا ہے ۔ اے خدا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان فرائض کے اوقات کے علاوہ بھی تیرے دربار میں حاضر ہوا کروں جیسے کئی لوگ جب کسی بزرگ کی ملاقات کے لئے جاتے ہیں تو وہ مقررہ وقت گذر جانے پر کہتے ہیں کہ دو منٹ اور دیجئے۔ اور وہ ان مزید دو منٹوں میں لذّت محسوس کرتے ہیں ۔ اسی طرح ایک مومن جب فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتا ہے تو وہ خدا تعالی سے کہتا ہے کہ اب میں اپنی طرف سے کچھ مزید وقت حاضر ہونا چاہتا ہوں ۔

ساتواں درجہ

ساتواں درجہ ایمان کا یہ ہے کہ انسان نہ صرف پانچوں نمازیں اور نوافل ادا کرے بلکہ رات کو بھی تہجد کی نماز پڑھے ۔ یہ وہ سات درجات ہیں جن سے نماز مکمل ہوتی ہے ۔ اور ان درجات کو حاصل کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ رات کے وقت عرش سے اترتا ہے اور اُس کے فرشتے پکارتے ہیں کہ اے میرے بندو خدا تعالیٰ تمہیں ملنے کے لئے آیا ہے۔ اُٹھو اور اس سے مل لو۔ (بخاری کتاب التہجد باب الدعا و الصلوٰۃ من اخر اللّیل)

اَلدُّعَآءُ هُوَالعِبَادَۃُ

دعا ہی تو اصل عبادت ہے

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

اسے دل دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار

لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(نشانِ آسمانی صفحہ 46 حاشیہ۔ مطبوعہ 1892ء)

از تحریر طلحہ باجوہ، جامعہ احمدیہ کینیڈا

نماز میں لذت اور سرور کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟

نماز اسلام کے ارکان میں سے اہم ترین رکن ہے، اسلام کی عبادات میں سے اہم ترین عبادت ہے۔ یہاں تک کہ قران کریم میں بارہا، متعدد اوقات ،مؤمنوں کو نماز کی تلقین کی گئی ہے۔ کسی مقام پر نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا اور کسی جگہ ان کو بروقت ادا کرنے کا۔ بلکہ، نماز کو ہی، عبادت کو ہی، ہماری پیدائش کی اصل غرض قرار دیا گیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ

(الذاریات:57)

ترجمہ: ”اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں“۔

نیز، سید الکونین، ہمارے پیارے آقا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُه

(سنن ابن ماجہ 1426)

”قیامت کے دن بندے سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہو گی“

پس، اس حدیث سے نماز کی اہمیت صاف عیاں ہے۔بس اگر انسان خاتمہ بالخیر چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ نماز میں وہ باقاعدگی، استقلال، لذت و سرور حاصل کرے، جو بجز خداوند کریم کی نصرت سے حاصل نہیں ہوتی۔

بانیٔ جماعت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام، نے بھی بڑے زبردست الفاظ میں جماعت کو ہدایت کرتے ہوئے فرمایا:

”جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 19)

من بعد، آپ علیہ السلام نے نماز میں لذت کے بابت فرمایا:

”مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے۔ اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیئے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظّ اور لذت نہیں پاتے۔ ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔...اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ

ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذّت اور سرور نہ ہو"۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ یہ لذت روز مرہ کے مشاہدات سے واضح ہے، مثلاً مزیدار کھانے، خوبصورت نظارے، سریلی آوازیں، یہ سب اشیاء انسان کو لذت دلاتی ہیں،"پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 159 تا 160 ایڈیشن 1984ء)

پس اس مندرجہ بالا عبارت سے یہ امر تو مثبت ہوا کہ نماز میں لذت ضرور ہے۔ مگر یہ لذت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں لذت حاصل کرنے کے متعلق اپنے خطبات میں جماعت کے احباب کے لئے پر حکمت نکات فرمائے۔

ایک طریق آپ نے یہ بیان فرمایا: "کہ اگر نماز میں لذت پیدا کرنی ہے تو نماز سے باہر ذکر الٰہی کا سلیقہ سیکھیں۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت: 46) کا ایک یہ بھی معنٰی ہے کہ نماز میں تو تم تھوڑی دیر ٹھہرتے ہو **لیکن خدا کے ذکر کا مضمون بہت وسیع تر ہے ہر طرف پھیلا ہوا ہے اور ذکر کو سمجھو تو پھر جب تم نمازوں کی طرف لوٹو گے تو ہر دفعہ آنے میں تمہیں ایک نئے خدا سے شناسائی ہوگی"**

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 1990ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے یہ عبارت سورۃ آل عمران کی آیت 192 کے متعلق بیان فرمائی، جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غوروفکر کرتے رہتے ہیں۔ (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ! تُو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

(آل عمران: 192)

یعنی اگر انسان نماز کے علاوہ، آسمان و زمین پر، اور جو کچھ ان کے ما بین ہے، غور و فکر کرے، مراقبہ کرے، کہ رب عز و جل نے یہ اشیاء بے تکی تو پیدا نہیں کیں، اور جب نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھے تو حمد کے لفظ پر اپنے رب کے انعامات پر بھی غور و فکر کرے اور شکر ادا کرے، تو وہ ذکر الٰہی کا طریقہ سیکھ جائے گا۔

"پس ذکر الٰہی کے مضمون کو سمجھیں اور یہی حمد ہے۔ غور کے بعد جب حمد کے ذریعے آپ خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا کریں گے تو پھر... آپ کی روح بے شمار لذتوں میں ڈوب جائے گی لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر نماز میں کلیۃً تمام تر نظارے ایک ہی دفعہ آپ کو دکھائی دیں۔ عادت ڈالنی پڑے گی رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی حسب توفیق ۔ ہر دفعہ جب نماز پڑھیں تو کچھ تو سوچیں خدا کی حمد کی بات جو آپ کے دل پر اس کیفیت کے وقت زیادہ اثر انداز ہو رہی تھی اور چاہے آدھا منٹ ہے چاہے ایک منٹ ٹھہریں اس مضمون کو ایسے حقیقی حمد کے مضمون سے باندھ کر آگے چلیں جو آپ نے محسوس کیا ہو۔ محض زبان سے ادا نہ کیا جا رہا ہو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 1990ء)

پس، یہ ایسا گہرا مضمون ہے، کہ ایک ہی رات میں اس پر تسلط نہیں پایا جا سکتا، بلکہ تدریجاً، ہر نماز میں اس نکتہ پر عمل کرنے سے وہ لذت جو اصل نماز کو مطلوب ہے، حاصل ہو سکتی ہے۔

"پھر اپنے نفس اور اپنے دل پر غور کریں، اپنی زندگی پر غور کریں روزمرہ کے تجارب پر غور کریں، خدا تعالیٰ کے احسانات پر غور کریں تو جتنا جتنا غور کریں گے اُتنا اُتنا آپ کی نمازیں لذتوں سے بھرنی شروع ہو جائیں گی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 1990ء)

ادھر آپ رحمہ اللہ خطبہ کے اختتام میں یہ ہدایت دیتے ہیں کہ جتنا انسان مراقبہ

کرے گا، خدا تعالیٰ کے انعامات و احسانات کی یادآوری کرے گا، اتنا وہ اپنی نماز میں لطف و ذوق پائے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، جلسہ سالانہ 1916 کے موقعہ پر، احباب جماعت کو نماز میں استقلال و ثابت قدمی کے حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"پس آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ پوری طرح اپنی نماز کی حفاظت کریں اور شیطان سے خوب مقابلہ کرتے رہیں جو آپ کو خدا کے حضور سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یاد رکھیں کہ اگر آپ ساری نماز میں بھی اس سے مقابلہ کرتے رہیں گے اور اس کے آگے گریں گے نہیں تو خدا تعالیٰ آپ کو اپنے دربار میں ہی سمجھے گا۔ لیکن اگر گر جائیں گے تو خدا تعالیٰ بھی آپ کا ہاتھ چھوڑ دے گا۔ اس لئے آپ کو مقابلہ ضرور کرتے رہنا چاہئے ۔ اگر اس طرح کریں گے تو آخر کار آپ ہی کامیاب ہوں گے"۔

(ذکر الٰہی، انوار العلوم جلد 3، صفحہ 533)

پس آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ پوری طرح اپنی نماز کی حفاظت کریں اور شیطان سے خوب مقابلہ کرتے رہیں جو آپ کو خدا کے حضور سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

چنانچہ، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ظاہر ہے، نماز میں مومن کو شیطان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہو گا اور حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے۔

اختتام میں، حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلاۃ و السلام کی ایک نایاب و بیش قیمت دعاپیشِ خدمت ہے، جو آپ علیہ السلام نے نماز میں لذت و ذوق پیدا کرنے کی خاطر جماعت کو سکھلائی:

"نماز در اصل رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا... جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ **اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور نا شناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔**

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی"۔

(ملفوظات، جلد 2، صفحات 616-615، ایڈیشن 1988)

فی الآخر، اللہ ہمیں مہدی آخر الزماں کے اس قول پر عمل کرکے اپنی نمازوں میں وہ لذت، وہ ذوق، وہ لطف حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ان کو درکار ہے، اور ہمیں نمازوں کا مکمل حق ادا کرنے توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل مسلمان پر فرض ہے

پس یہ ہم میں سے ہر ایک کی سوچ ہونی چاہئے کہ ہم نے صرف اگر چاہنے تک نہیں رہنا بلکہ چاہنا ہے اور چاہنے کے ساتھ ہی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کام کو کرنا ہے، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو چاہتے بھی ہیں لیکن بعض دفعہ چاہنے کے باوجود بعض کام نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ وہ چاہنا جو ہے وہ بے دلی سے ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ وہ تمام لوازمات جو بیان کئے گئے ہیں وہ نہیں ہوتے۔ عزم نہیں ہوتا، حوصلہ نہیں ہوتا، محنت نہیں کی جاتی۔ صرف دل میں سوچا جاتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں۔ اس بات کو خاص طور پر مَیں دیکھتا ہوں جب نمازوں کا سوال آتا ہے۔ کئی لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں ہم چاہتے ہیں کہ نمازوں میں باقاعدہ ہو جائیں لیکن باقاعدہ نہیں۔ باقی کاموں کو جب چاہتے ہیں تو وہ کر لیتے ہیں لیکن نماز کو کیونکہ بے دلی سے چاہتے ہیں، اپنی تمام تر صلاحیتیں اس پر استعمال نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اس لئے نمازوں کی عادت بھی نہیں پڑتی۔ ایسے لوگوں کا چاہنا جو ہے وہ اصل میں نہ چاہنا ہوتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان چاہے بھی اور کام نہ ہو سکے۔ نماز ان کے لئے حقیقت میں ایک ضمنی چیز ہوتی ہے۔ دنیاوی کام پہلی ترجیح ہوتی ہے جو ایک غلط طریقہ ہے، اس لئے چاہنے پر عمل نہیں ہوتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان چاہے بھی، ایک پکّا ارادہ بھی ہو، اس کے کرنے کا مصمّم ارادہ بھی ہو اور وہ کام نہ ہو۔ پس یہ اپنی سستیاں ہوتی ہیں اور بے رغبتی ہوتی ہے جس کو بلا وجہ چاہنے کا نام دے دیا جاتا ہے۔... پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل مسلمان پر فرض ہیں اور مَردوں پر یہ مسجدوں میں باجماعت فرض ہیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ فروری 2016ء

از تحریر ابدال مانگٹ، درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ کینیڈا

محنت میں عظمت

ترقی یافتہ ممالک کی بعض نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان کی عوام بالعموم سستی اور کاہلی نہیں دکھاتی ۔ وہ جد و جہد سے کام لیتے ہیں اور محنت کی عادت ان میں پائی جاتی ہے۔ البتہ غریب قومیں سستی اور آوارہ گردی کا مظاہرہ پیش کرتی نظر آتی ہیں۔ محنت ہی ہے جس کے ذریعے انسان کے لیے کامیابی کی راہیں کھلتی ہیں اور اس ہی میں قوموں کی ترقی کا راز مضمر ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتا ہے: وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا۔یعنی اور ہرگز کسی چیز سے متعلق یہ نہ کہا کر کہ میں کل اسے ضرور کروں گا (الکھف: 24)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الکاسب حبیب اللہ“ یعنی محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔ نیز انجیل میں بھی ہم آوارہ گردی کے خلاف پڑھتے ہیں کہ ”آوارہ گردآدمی ہمیشہ برائی کا منصوبہ بنا تا ہے“(امثال 16:27) ۔ پس اللہ تعالی اور اس کے پاک رسولوں نے یہ تعلیم سکھائی ہے کہ مصروف رہو اس حد تک کہ جب ایک کام اختتام پر پہنچے تو دوسرے کی دستک بجے۔ اور یہی سنت الصالحین ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”کام نہ کرنے کی عادت انسان کو بہت خراب کرتی ہے۔ ...اس میں شک نہیں کہ ہر ملک میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں مگر یہاں بہت زیادہ ہیں جو کام کرنے والے ہیں وہ بھی بہت سست ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ یہاں جو مزدور اینٹیں اٹھاتے ہیں اس طرح ہاتھ لگاتے ہیں کہ گویا وہ انڈے ہیں۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم کو میں نے ایک دفعہ

... توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا میرا بھی خیال اسی طرح تھا۔ حافظ صاحب نے کہا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر یہ معلوم نہیں ہو تا کہ یہ کام کر رہے ہیں بلکہ ایسا معلوم ہو تا ہے کہ آگ لگی ہوئی ہے یہ اسے بجھا رہے ہیں"۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 136)

سستی کا ایک سبب جو ہمارے معاشرے میں پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ بعض پیشوں کو بری اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں بالخصوص مزدوری کے پیشہ کو۔ یہ سراسر غلط ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اس موضوع پر فرماتے ہیں: "پس جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہیے تا کہ کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ برا ہے۔ ہمارے ملک کی ذہنیت ایسی بری ہے کہ عام طور پر لوگ... لوہار، ترکھان اور چوہڑوں کو ذلیل سمجھتے ہیں، اسی طرح دوسرے لوگ ان کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کا لڑکا پولیس یا فوج میں سپاہی ہو جائے اور سترہ روپیہ ماہوار تنخواہ پانے لگے تو اس پر بہت خوشی کی جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کمانے والا ترکھان یا لوہار بن جائے تو تمام قوم روئے گی کہ اس نے ہماری ناک کاٹ ڈالی کیونکہ اسے کمیوں کا کام سمجھا جا تا ہے۔ تو میرا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے کاموں کی جماعت میں عادت ڈالی جائے۔ ایک طرف تو کام کرنے کی عادت ہو اور دوسری طرف ایسے کاموں کو عیب نہ سمجھنے کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جماعت کا کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا کہ جو کسی حالت میں بھی یہ کوشش کرے کہ دنیا میں ضرور کوئی نہ کوئی حصہ غلام رہے۔ اور اگر کبھی اس کی اصلاح کا سوال پیدا ہو تو اس میں روک بنے"۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 134)

ترقی یافتہ ملک کی ایک اور نشانی ہے کہ وہ مشکل پیشوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں: "بیکاری ہمیشہ کام کو ذلت سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم کام کرنے لگ جائیں اور لوگ دیکھیں کہ چھوٹے بڑے سب کام کر رہے ہیں تو ذلت کا خیال لوگوں کے دلوں سے خود بخود نکل جائے اور لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں۔ اور جس دن لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں گے جس دن نکما اور بیکار بیٹھنا لوگ اپنے لیے ہلاک کرنے والی زہر سمجھیں گے اسی دن سمجھو کہ دنیا کی بلائیں ٹل گئیں اورروحانیت کی بنیاد قائم ہو گئی"۔

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء، بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

ایک اردو کا مشہور ضرب المثل ہے

بے کار مباش کچھ کیا کر
کپڑے ہی پھاڑ کر سیا کر

یعنی فارغ ہونے سے بہتر ہے کہ انسان اپنے کپڑے پھاڑ کر خود ہی ان کو دوبارہ سیلے کیونکہ اس طرح سستی کم از کم دور ہو گی۔ اگر کوئی شخص اپنے تئیں سستی اور وقت ضائع کرنے کی عادت پاتا ہے تو اس کو اپنے لیے کوئی کام ڈھونڈنا چاہیے تا اس کی سستی رفتہ رفتہ دور ہو۔ ورنہ کہیں بھی کام کرنا مشکل ہو جائے گا اور ایسے شخص کے دل میں بباعث کام چوری تکبر بھی پیدا ہونے لگ جائے گا، اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ مؤرخہ 25 دسمبر 1939ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جب تک اپنے اندر یہ یقین اور توکل پیدا نہ کیا جائے کہ اگر کام اچھا ہے تو اسے کرنا ہے خواہ کوئی ساتھ شامل ہو یا نہ ہو اس وقت تک کامیابی محال ہے۔ جب یہ فیصلہ کر لو کہ کوئی کام اچھا ہے اور طاقت سے باہر نہیں ہے

تو لوگ خواہ تمسخر کریں خواہ کچھ کہیں اسے شروع کر دو اور اگر تم ایسا کرو تو وہ کام ضرور ہو جائے گا۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جب درس دے کر واپس آتے تو ان دنوں جلانے کے لیے گڈوں پر اُپلے آیا کرتے تھے۔ مجھے دو تین مواقع ایسے یاد ہیں کہ چھوٹی مسجد کی سیڑھیوں کے پاس چوک میں وہ اُپلے پڑے ہوتے۔ بارش کے آثار ہوتے تو خادم ان سے کہتا کہ دو چار آدمی دے دیں تا ان کو اندر رکھ لیں ۔ آپ فرماتے کہ چلو ہم آدمی بن جاتے ہیں اور قرآن شریف کسی کے ہاتھ میں دے کر اُپلے اُٹھانے لگ جاتے اور پھر دوسرے لوگ بھی شامل ہو جاتے۔ پس کام کرنے سے دل چرانا بھی ایک مخفی کِبر کا نتیجہ ہوتا ہے اور جب تک یہ خیال دل سے نہ نکالو گے کہ ہم اکیلے کس طرح کام کر سکتے ہیں، کامیابی کی توقع فضول ہے۔

(تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول صفحہ 112)

ایک اور جگہ آپؓ کام کرنے کی عادت ڈالنے کے بارہ میں فرماتے ہیں: ”میں نے یہ بار ہا کہا ہے کہ بیکار مت رہو اور کام کرو۔ اس میں امیر غریب سب مساوی ہیں۔ بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں 'تخت یا تختہ' جب تک یہ روح نہ پیدا ہو جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اس طریق پر کام نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو ۔ بیکاری کی عادت ترک کر دو۔ فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا اور بکواس کرنا چھوڑ دو۔

(خطبہ جمعہ 22 جنوری 1937ء ،با حوالہ روزنامہ الفضل جمعہ 6 جون 2003ء)

اللہ ہمیں خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں محنت کرنے کی عادت اپنانے کی توفیق دے اور ہم اپنی سستیاں ترک کرنے والے ہوں اور معاشرہ کے نافع الناس وجود بنیں ۔ آمین

فرمان مسیح الزمان علیہ السلام

خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے۔

(حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات، جلد3، صفحہ 26)

نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔

(خطبہ جمعہ 15/ فروری 2008ء)

پس نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں، بلکہ پانچ وقت کی نمازیں۔ اگر یہ نہیں تو عبادت کے معیار حاصل کرنے کا ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ 15/ فروری 2008ء)
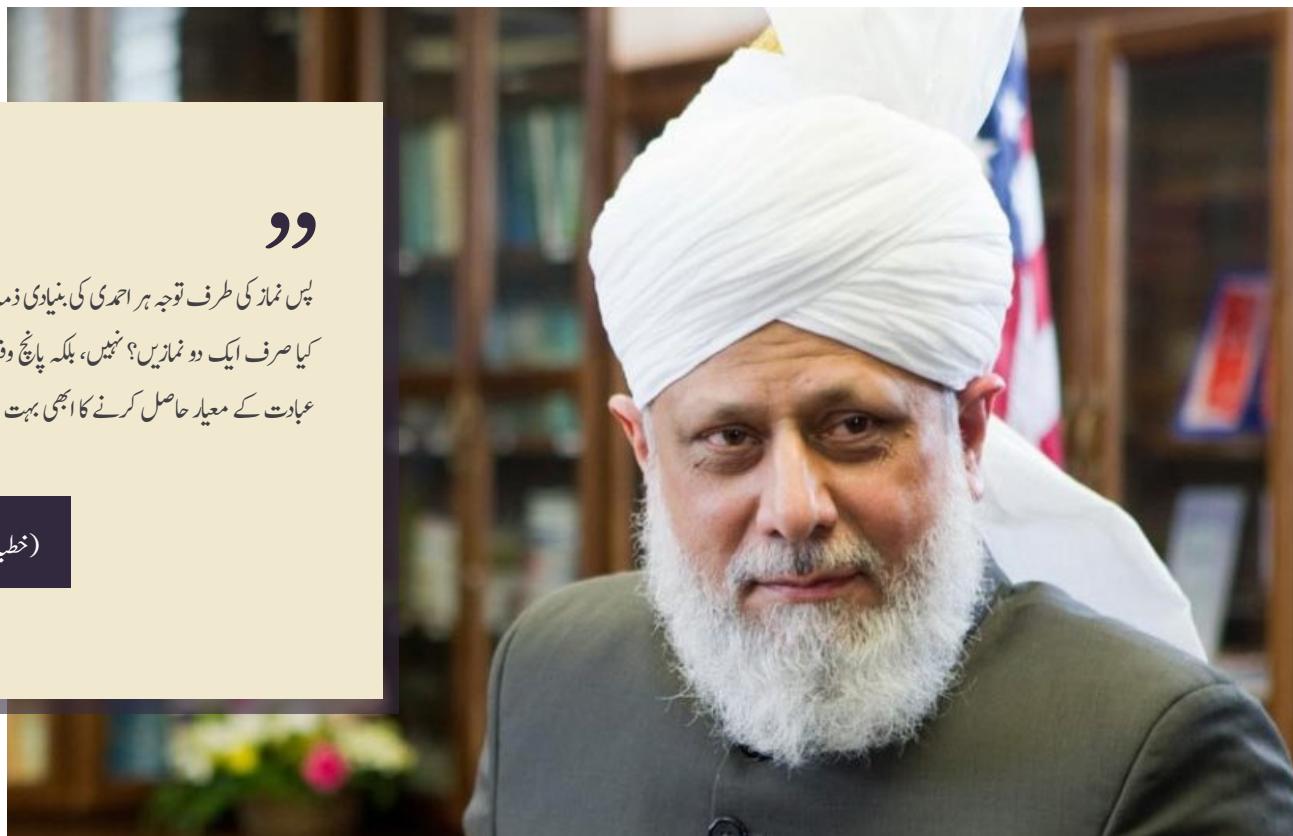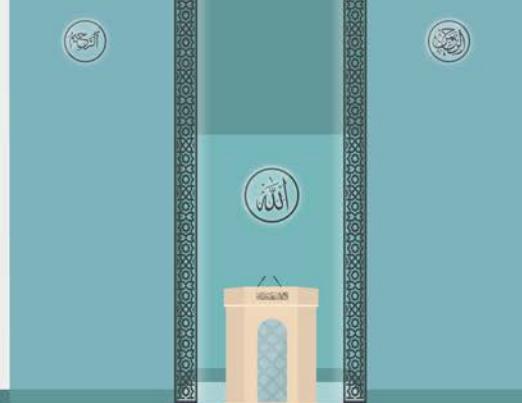
از تحریر عروف باجوہ، جامعہ احمدیہ کینیڈا

نماز کی پابندی

نماز ارکان اسلام میں سے دوسرا رکن اور مسلمانوں کے لئے اہم اعمال میں سے ایک ہے۔ نماز ایمان کی بنیاد ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مرتبہ نماز کا حکم دیا ہے گویا نماز کی پابندی مسلمانوں پر لازم قرار دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچے مومن اور نیک لوگ وہ ہیں جو "یقموا الصّلاۃ" کی صفت رکھتے ہیں، جو نماز پڑھتے ہیں ۔ ازاں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

نماز قائم کرو، اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (الروم:32)

اللہ تعالیٰ پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ ...

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر ... ۔ (بنی اسرائیل: 79)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں نماز کی پابندی سے متعلق بہترین ہدایات سے بھری پڑی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس شرائط بیعت میں سے تیسری شرط یہ بیان کرتی ہے کہ ہر وہ شخص جو بیعت کرتا ہے: "...بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا"۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ 12/ جنوری 1889)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں:
"سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضُور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ ... جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 15،19)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب اور مقبول بندے وہ ہیں جو اپنی نمازوں پر قائم رہتے ہیں. جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الَّذِیْنَ ہُمْ عَلٰی صَلَاتِہِمْ دَآئِمُوْنَ ۔(المعارج، 24)

نماز میں تسلسل، نماز میں عاجزی اور نماز کی حفاظت اقامت صلوٰۃ کے بنیادی ستون ہیں۔ اسی طرح نماز باجماعت ادا کرنا اور اس کی بروقت پابندی اور تمام شرائط کو پورا کرنا نماز کو قائم کرنے کے لیے ضروری ہے۔

جتنی زیادہ مصروفیات میں بندے ہوں، وقت پر نماز پڑھنے کی اہمیت اتنی ہی بڑھ جاتی ہے۔ باقی تمام مصروفیات کو ترک کر دینا، نماز کو مقدم رکھنا اور وقت پر اس کی پابندی کے لیے جمع ہونا درحقیقت اقامت صلوٰۃ کے اصل معنی ہے۔

پھر حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھے اس نے کفر کیا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے: "قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے" (النسائی) ۔دوسری جگہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ چیز جو مومن کو کافر سے جدا کرتی ہے۔ نماز کی پابندی ہے. مزید برآں ارشاد ہے: "نماز دین کا ستون ہے"۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے اقامت صلاۃ کے مختلف معنی بیان کیے ہیں، ان میں سے ایک نماز کی پابندی ہے، آپؓ فرماتے ہیں:
"جیسا کہ حَلِ لُغات میں بتایا جا چکا ہے اقامۃ الصلوٰۃ کے معنے (1) با قاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں کیونکہ قَامَ عَلَی الْأَمْرِ کے معنے کسی چیز پر ہمیشہ قائم رہنے کے ہیں پس یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃ کے یہ معنے ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے ۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اُسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں اُن کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اُسے اللہ تعالی

توفیق دے اُس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائم مقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 104، پرانا ایڈیشن)

پورا قرآن پاک نماز کے تذکرے سے بھرا ہوا ہے۔ احادیث نبوی میں نماز کو مرکزی اہمیت حاصل ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "نماز خدا کا حق ہے اُسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو... اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو... قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے"۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591 تا 592، ایڈیشن 1988ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز کیا شے ہے؟

جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا، صرف تقویٰ پہنچتا ہے ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دستبردار ہو"۔

(شہادت القرآن صفحہ: 102 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ: 389)

"تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے، اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 221)

نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجالانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے"۔

(البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 27)

مشعلِ راہ

جب تم نمازوں میں باقاعدگی اختیار کر لو گے۔ جب تم دین کی خدمت کے لئے رات دن مشغول رہو گے۔ تب جان لینا کہ اب تمہارا قدم ایسے مقام پر ہے جس کے بعد کوئی گمراہی نہیں۔۔۔

(مشعل راہ جلد اول، صفحہ 31)

نماز دعا ہی کا نام ہے

پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا ہے جب تک حضور نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے۔ اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں، میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون اَدعیہ اور اَذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اور تمام کام تمہارے اس کی مرضی کے موافق ہوں۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو۔ اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔

(ملفوظات جلد6 صفحہ146-145، ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ فلسطینیوں پر رحم فرمائے

آمین

حضرت مرزا مسرور احمد ، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بیت المقدس

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ

مجلس
خدام الاحمدیہ
کینیڈا
شعبہ جات کی جھلکیاں
BRING A FRIEND TO MOSQUE
مال سیمینار
نومبائعین میٹنگ
VOICES FOR PEACE
ریفریشر کورسز
وقفِ عارضی
خدمتِ خلق
ناصر ٹورنامنٹ

VOICES FOR PEACE

مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورتحال کے جواب میں، حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "Voices for Peace" مہم کا آغاز کیا، جس میں جنگ بندی کی وکالت کرتے ہوئے ،ظالم حکومتوں کے تحت معصوم مظلوموں کی آواز کی نمائیندگی کی گئی۔ مؤرخہ 4 دسمبر 2023 کو مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے Ottawa میں پارلیمنٹ ہِل میں ایک اہم تقریب کا اہتمام کیا جس میں اراکین پارلیمنٹ، فلسطینی سفیر اور خدام الاحمدیہ کے اراکین نے شرکت کی۔ سیشن میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تنازعات سے نمٹنے اور عالمی امن کو فروغ دینے کے متعلق پُراثر ویڈیو کلپس پیش کیے گئے۔ محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، طاہر احمد صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو امن کے عالمی سفیر کے طور پر پیش کیا، اور مربیان نے غزہ کی موجودہ حالت، اسلام اور انسانی حقوق، اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی فلسطین سے متعلق خدمات پر روشنی ڈالی۔ اس تقریب نے وسیع پیمانے پر میڈیا کوریج حاصل کی جس میں 35 ٹی وی آوٹ لیٹس بشمول CBC اور گلوبل نیوز، 66 اخبارات / آن لائن میڈیا شامل ہے جن کے ذریعہ کینیڈا کے 7.5 ملین افراد تک رسائی حاصل ہوئی۔ یہ کینیڈا میں اپنی نوعیت کا پہلا اقدام اور عالمی مہم کا آغاز تھا، جس کے تحت اسی نوعیت کے مزید پروگرام جنوری میں ملک بھر کے مختلف شہروں میں ترتیب پائے ہیں۔

نومبائعین میٹنگ

3 دسمبر 2023 کو مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے جی ٹی اے کے نومبائعین کے لیے ایک اہم پروگرام کا اہتمام کیا۔ یہ ایک خصوصی میٹنگ تھی جو کہ خدام الا احمدیہ کینیڈا کے مرکزی دفتر 'الخزمت' میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ کے آغاز میں حاضرین کو استقبالیہ تحائف پیش کیے گئے۔ صدر صاحب مجلس نے نومبائعین کا ذاتی طور پر بھی استقبال کیا۔اور احباب کو آپس میں ایک دوسرے سے تعارف کا بھی موقع ملا۔ اس میٹنگ میں نومبائعین احباب کو کئی مختلف موضوعات کے بارے میں بتایا گیا نیز دینی مسائل کے بارے میں بھی آگاہی دی گئی۔ حاضرین نے بیت الاسلام میں نماز ادا کی جس کے بعد الخزمت آفس میں کھانے کا انتظام تھا۔ نیشنل سکریٹری صاحب تربیت کے ساتھ نومبائعین احباب کا سوال و جواب کا سیشن منعقد ہوا، جناب ایڈم الیگزینڈر کے ساتھ سیشن میں نومبائعین احباب اپنے قبولیتِ احمدیت کے واقعات سے سب کے ایمان کو تازہ کرنے میں کامیاب رہے۔ اس کے بعد احباب کو طاہر ہال کا دورہ کروایا گیا اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا سے ملاقات ہوئی۔ آخر پر طاہر ہال میں تبلیغی نمائش کا دورہ کیا گیا، جس میں کئ مختلف زبانوں میں قرآن پاک کی دستیابی پر احباب نے نہایت خوشی و دلچسپی کا اظہار کیا۔

مال سیمینار

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے 16 دسمبر کو ایوان طاہر کمپلیکس میں مال سیمینار کا انعقاد کیا جس کی صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام احمدیہ کینیڈا نے کی۔ نماز مغرب کے بعد 180 حاضر افراد نے اس سیمینار سے استفادہ کیا اور زوم سیشن کے ذریعہ 80 شرکاء مستفید ہوئے۔ سیمینار نے مالی قربانی پر شاملین کی توجہ مرکوز کی، اس کے ساتھ ہی جماعتی تقریبات و اجلاسات کے لیے بجٹ اور مجموعی طور پر چندہ کے اخراجات ،موثر بجٹ بنانا، اور مالی وسائل کے بارے میں تفصیلی سیشن کیے گئے۔ اس کا بنیادی مقصد چندہ جمع کرنے اور اخراجات کے بارے میں رہنمائی کرنا تھا۔ قائدین اور ناظمین کے ساتھ محترم صدر صاحب اور مہتمم صاحب مال نے خصوصی سیشن کا انعقاد کیا۔جو کہ شعبہ مال کو فعال کرنے لئے بہترین ثابت ہوا، دعا اور ریفریشمنٹ کے ساتھ سیشن کا اختتام ہوا۔

BRING A FRIEND TO *Mosque*

ماہ دسمبر میں، مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے ایک منفرد پروگرام کا آغاز کیا، جس کا مقصد غیر احمدی افراد کو جماعت سے متعارف کروانا تھا۔ اس پروگرام کا نام "Bring a friend to mosque" یعنی "اپنے دوستوں کو مسجد میں لے کر آئیں" تھا۔ خدام کو اس طرف خاص توجہ دلائی گئی کہ وہ اپنے دوستوں کو تخلیقی اور پرکشش انداز میں مدعو کریں۔ اس اقدام کے نتیجے میں ملک بھر میں 10 تقریبات منعقد ہوئیں، جن میں درجنوں مہمانوں نے شرکت کی۔ اس مہم نے شاندار میڈیا ردعمل کے ساتھ نیشنل سطح پر توجہ حاصل کی- کینیڈا بھر میں 162 خبروں کی کوریجز، بشمول فرینچ سٹوریز، 23 ٹی وی فیچرز، 42 ریڈیو کوریجز، اور 97 اخبارات / آن لائن کوریجز، جو کہ کم و بیش 12.5 ملین افراد تک رسائی کا ذریعہ بنی۔ سی ٹی وی نیشنل، سی پی 24، ٹورنٹو سٹار، یاہو نیوز، نیشنل پوسٹ، اور سی بی سی نیوز ٹورنٹو جیسے نمایاں آؤٹ لیٹس نے ایونٹس کا احاطہ کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ لندن، اونٹاریو میں 8 مسلمانوں کے ایک خاندان نے اس پروگرام میں شرکت کی اور 4 جنوری 2024 کو بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے الحمد للہ۔

صحبتِ صالحین

مورخہ 22 نومبر بعد از نمازِ مغرب مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور قائدین مجالس کو مکرم و محترم فیروز عالم صاحب کی صحبت میں وقت گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی، محترم مولانا صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنے تجربات کے دلکش واقعات بیان کیے، جس سے اراکین کا ایمان تازہ ہوا اور جوش کی لہر دوڑ آئی۔ محترم مولانا صاحب نے خلفائے احمدیت کے ساتھ گزارے گئے پیارے لمحات پر روشنی ڈالی نیز اراکین عاملہ کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی نہایت خوش اسلوبی سے دیے اور نشست کا اختتام خوبصورت تلاوت قرآن سے ہوا جس سے محفل میں ایک روحانی کیفیت طاری ہوگئی۔

NASIR
TOURNAMENT

Surely, Allah has the power to do all
that He wills.

NASIR
40

لا اله الا الله محمد رسول الله

MUGANI
77

AHMED
5
AHMED
3
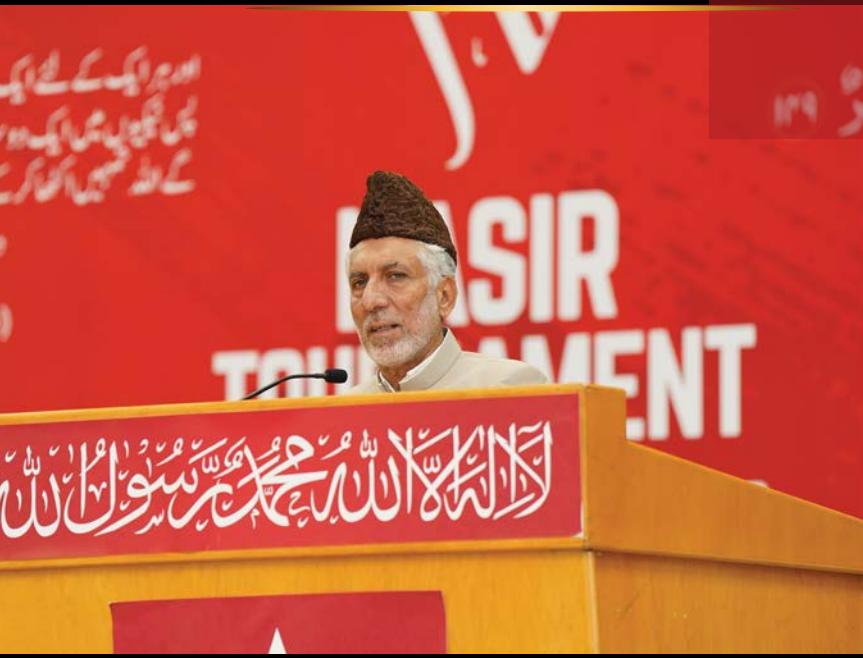
ناصر ٹورنامنٹ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کو مورخہ 30 دسمبر 2023 تا مورخہ یکم جنوری 2024 بمقام طاہر ہال ناصر ٹورنامنٹ کے انعقاد کا موقع ملا۔ ٹورنامنٹ میں والی بال، باسکٹ بال اور ایک 3 پوائنٹ مقابلہ شامل تھا۔ ہر کھیل میں کینیڈا کی تمام مجالس سے کل 16 ٹیموں نے شمولیت اختیار کی۔ اور مختلف علاقوں اور ریجنز بشمول یو ایس اے، جی ٹی اے، ویسٹرن اوٹاریو، ایسٹرن اونٹاریوں اور ایسٹرن کینیڈا سے کل 300 خدام اس ٹورنامنٹ کا حصہ بنے۔ حضورِ انور نے جماعت بیلیز کے خدام کو شمولیت کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر بیلیز کی ٹیم شامل نہ ہو سکی۔ مجلس مقامی کی ٹیم سخت فائنل کے بعد باسکٹ بال اور والی بال میں چیمپئن رہی۔ محترم عبدالخان سمیع صاحب کے ساتھ مجلس صحبت صالحین بھی ٹورنامنٹ کا حصہ رہی۔

پہلی بار تمام گیمز کو لائیو سٹریم کیا گیا اور 12000 سے زیادہ ناظرین تک پہنچایا گیا۔ پروگرام کے اختتامی سیشن میں تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ جس کی صدارت محترم امیر صاحب کینیڈا نے کی۔ اور دعا سے پروگرام یکم جنوری کو کامیابی سے ساتھ اختتام کو پہنچا۔
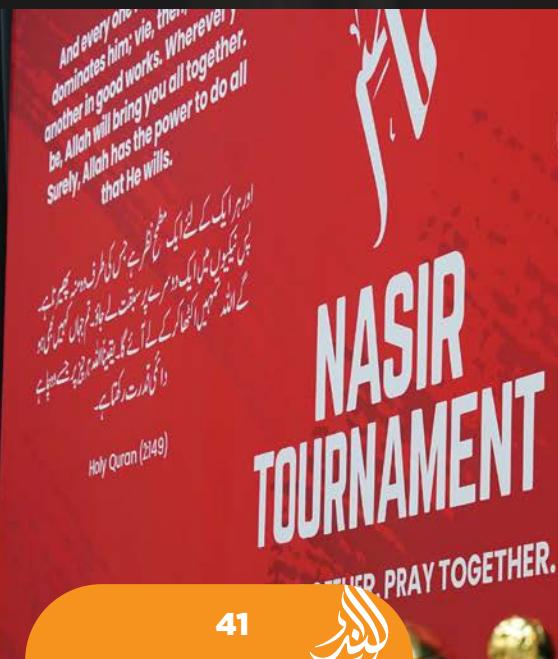
خدمتِ خلق

شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے تحت بفضلِ تعالیٰ کئی مختلف پروگرامز منعقد ہوئے جن میں نمایاں طور پر عطیہ خون ڈرائیوز شامل ہیں۔ یہ پروگرام مقامی، شمالی اونٹاریو، مسیسوگا، ہالٹن نیاگرا، جی ٹی اے ایسٹ، سمکو، ویسٹرن برامپٹن، ایسٹرن برامپٹن، پریریز، ویسٹرن اونٹاریو، اور جی ٹی اے سینٹر جیسے علاقوں میں پھیلے ہوا ہے، اور اس کے نتیجے میں اب تک 314 یونٹ خون اکٹھا کیا جا چکا ہے۔ یہ اہم سروس ہنگامی حالات میں افراد کے لیے بروقت مدد کو یقینی بناتی ہے۔اس کے عالاوہ ہالیڈے ڈنر آن ویلز کے تحت 2377 لوگوں تک کھانا پہنچایا گیا جو کہ خوراک کی کمی کا شکار تھے۔ اس اقدام کو کامیاب بنانے میں 500 خدام نے اپنی خدمات پیش کیں اور بلامعاوضہ بہترین طریق سے کھانا تیار کیا۔ یہ جاری مہم مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے سال بھر کے خدمتِ انسانیت کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔

Making
TABLEAU
Docon

وقفِ عارضی

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا سے 6 خداموں پر مشتمل ایک وقفِ عارضی کا گروپ نہایت ہی بابرکت مقصد کے لئے مورخہ 12 نومبر 2023 کو جمیکا کے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ خدام نے نہایت دلچسپی سے اس وقفِ عارضی میں اپنا وقت صرف کیا، نیز جلسہ سالانہ جمیکا کی کامیابی کے لئے بھی اہم خدمات سرانجام دیں۔ اس ہفتہ بھر کے سفر میں دیگر امور کے ساتھ ساتھ ناشتہ تیار کرنا، کھانا تقسیم کرنا، حفاظت اور جلسہ سالانہ کا سیٹ اپ بھی خدام کی روٹین کا حصہ رہا۔ خدام نے جلسہ کے پروگراموں میں میں بھی بڑھ چڑھ کر شرکت کی۔ نمازِ تہجد کا باقاعدہ التزام کیا گیا جس سے خدام کو روحانی فوائد حاصل ہوئے۔ اس سفر میں باجماعت نماز اور تلاوتِ قرآن کریم پر بھی زور دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دورہ وقف عارضی جمیکا کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ شعبہ تحریک جدید سال 2024 میں آنے والے وقف عارضی کے پروگرامز پر کام کر رہا ہے، جو کہ کولمبیا، ہونڈوراس، بیلیز، کینیڈا، یو کے اور بہت سے مختلف مقامات کا سفر طے کرے گا۔ انشاء اللہ۔

ریفریشر کورسز

مجلس خدام الاحمدیہ نے کینیڈا بھر میں ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا تاکہ نو منتخب عہدیداران کو ان کی شعبہ جات کے متعلق ذمہ داریوں کے بارے میں رہنمائی اور تعاون کو آسان بنایا جا سکے۔ ہر علاقہ نے جامع سیشنز کا انعقاد کیا، جن میں شعبہ جات کے بارے میں تفصیلاً آگاہی دی گئی۔ مجموعی طور پر 1269 عاملہ ممبران نے ان ریفریشر کورسز میں شرکت کی، جس سے ان کے جماعتی نظام کے متعلق علم میں اضافہ ہوا اور آئندہ سال کے لیے مضبوط منصوبہ بندی کو فروغ دیا گیا۔ ریفریشر کورسز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تاریخ	ریجنز	مجالس	بمقام
Nov 4th, 2023	Northern Ontario	Simcoe, Northern Ontario, Muqami and GTA East.	Jamia Ahmadiyya Property, Innisfil
Nov 5th, 2023	Western Ontario	Mississauga, Halton Niagra, Western Ontario	Hamilton Mosque
Nov 5th, 2023	Central Ontario	GTA Centre, Eastern Brampton, Western Brampton	Mubarak Mosque, Brampton West
Nov 11th, 2023	Western Canada	Prairie	Bait ur Rehmat, Saskatoon
Nov 18th, 2023	Western Canada	Eastern Calgary, Western Calgary	Bait un Noor, Calgary
Nov 19th, 2023	Western Canada	British Columbia	Baitur Rehman mosque, Vancouver
Nov 25th, 2023	Northern Ontario	Eastern Onatrio	Baitun Naseer, Ottawa
Nov 26th, 2023	Northern Ontario	Eastern Canada	Al Nusrat mosque, Montreal

الفاظ تلاش کریں

ب	ر	گ	ی	ہ	ع	ت	ڈ
خ	س	ظ	ز	ق	و	م	ہ
ض	ج	ر	ۃ	ن	ی	ٹ	ص
ج	د	ش	ژ	پ	گ	ا	ض
ا	ہ	م	آ	ف	غ	س	م
چ	گ	ۃ	غ	ھ	چ	ص	ا
ق	خ	پ	ر	ک	و	ع	ف
ع	ا	خ	س	ح	ث	ۃ	ن
د	ط	ح	ۃ	چ	غ	ڑ	ط
ہ	ج	ل	س	ہ	ن	خ	آ

قعدہ سجدہ قومہ رکوع قیام

نماز باجماعت میں حکمت

اگر کہو کہ جو انسان خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا چاہے گا وہ خود ہی اپنے لئے اس کا موقع نکال لے گا اس کے لئے پانچ وقت کی نماز مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض قلت تدبر سے پیدا ہوا ہے۔ انسانی طبیعت اس قسم کی ہے کہ اگر باقاعدگی سے اسے اس کے مقصد کی طرف توجہ نہ دلائی جائے تو وہ سستی کرنے لگتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے کمزور اور قوی سب کو اس اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے نماز با جماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ کمزور بھی قوی کے ساتھ مل کر ان مواقع کو پاتے رہیں جو ان کے دلوں کے اندر صفائی پیدا کریں اور قوی ایمان والوں کے دلوں سے نکلنے والی مخفی تاثیرات کو اپنے اندر جذب کر کے صفائی قلب پیدا کر سکیں۔

(تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 175)

مجلة النداء